فون نمبر ۴۹
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم - اتوار
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۸/۲۳ | ۲ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ - ۱۷ ظہور ۱۳۴۸ ہش - ۱۷ اگست ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۹۰

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ربوہ سے کراچی تشریف لے گئے

ربوہ ۱۶ ظہور۔ آج صبح پونے چھ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ معہ حضرت بیگم صاحبہ بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے وہاں سے آج ہی حضور بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تشریف لے جائیں گے۔

حضور کو الوداع کہنے کے لئے جو احباب جمع تھے انہیں حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گناہ سے بچو، نماز ادا کرو، اور دین کو دنیا پر مقدّم رکھو

اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیئے جو کام ہوتا ہے اس کے ارادہ سے ہوتا ہے

"دغا باز آدمی کی نماز قبول نہیں ہوتی وہ اس کے مُنہ پر ماری جاتی ہے کیونکہ وہ دراصل نماز نہیں پڑھتا بلکہ خدا تعالیٰ کو رشوت دینا چاہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کو اس سے نفرت ہوتی ہے کیونکہ وہ رشوت کو خود پسند نہیں کرتا۔ نماز کوئی ایسی ویسی شے نہیں ہے بلکہ یہ وہ شے ہے جس میں اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ الخ جیسی دعا کی جاتی ہے۔ اس دعا میں بتلایا گیا ہے کہ جو لوگ بُرے کام کرتے ہیں ان پر دُنیا میں خدا تعالیٰ کا غضب آتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیئے جو کام ہوتا ہے اس کے ارادہ سے ہوتا ہے۔۔۔۔

تم کو چاہیئے کہ بُرائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے۔ اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا یعنی جو امور اسے کشاں کشاں گناہ کی طرف لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے۔ قرآن کو بہت پڑھنا چاہیئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیئے کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔ کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین میں ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اُٹھاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی اچھا ہو، سامان بھی عمدہ ہو سب کچھ کر بھی سکے تب جا کر فائدہ پاوے گا۔ لَیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ دِل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط باندھنا چاہیئے۔ جب یہ ہوگا تو دِل خدا سے ڈرتا رہے گا اور جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے اور پھر تمام بلاؤں سے اسے بچاتا ہے۔

گناہ سے بچو، نماز ادا کرو، دین کو دُنیا پر مقدّم رکھو۔ خدا تعالیٰ کا سچا غلام وہی ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدّم رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۲۰، ۳۲۱)

حضور کے ہمراہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ بحیثیت پرائیویٹ سیکرٹری تشریف لے گئے ہیں۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب محترم سید داؤد احمد صاحب اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان بھی کراچی تشریف لے گئے ہیں۔

امیر مقامی:- حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی اور محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے۔

حضور کی ڈاک کا پتہ:- حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک کا پتہ یہ ہوگا:-
معرفت المختار لمیٹڈ۔ پوسٹ بکس نمبر ۴۹۰۰
بنگال ہاؤس۔ ہیرلین روڈ۔ کراچی ۲۔
تار کا ایڈریس یہ ہوگا:-
AMCO FALES
KARACHI

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۶ ظہور۔ کل مورخہ ۱۵ ظہور کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور اقدس نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ امسال اس وقت تک تحریک جدید اور وقفِ جدید کے چندوں کی وصولی پچھلے سال کی نسبت کم ہے اس لئے احباب کو اور بالخصوص عہدیدارانِ جماعت کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔
حضور نے احباب کو وقفِ عارضی کی تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔

● حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کی طبیعت دردِ شقیقہ کی وجہ سے ناساز ہے۔
احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۷ ظہور ۱۳۴۸ ہش

یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے

(۲)

جو کچھ ہم نے اوپر رسالہ اویک (AWAKE) کے حوالے سے پیش کیا ہے یہ بالکل صحیح ہے مگر ساتھ ہی ہم کو اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھنا چاہیئے کہ خود مسلمان کس حالت میں ہیں۔ آج بھی یورپ اور امریکہ کے مخیّر کروڑوں نہیں اربوں روپیہ تبلیغ عیسائیت کے لئے خرچ کر رہے ہیں خود مغربی حکومتیں ان کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔ مگر ذرا مسلمانوں کی حالت بھی تو ملاحظہ ہو کہ عرب ممالک میں تیل کی وجہ سے سونا پانی کی طرح بہہ رہا ہے۔ خود ہمارے ملک میں بھی بڑے بڑے کروڑپتی موجود ہیں مگر کیا یہ لوگ عیسائیوں کے مقابلہ میں کروڑواں حصّہ بھی اشاعتِ اسلام کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ بیشک یورپ اور امریکہ میں اب لوگ پادری بننا نہیں چاہتے اس کے باوجود لاکھوں مغربی پادری ایشیا۔ افریقہ اور دیگر ممالک میں اکثر خلوص کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ نہایت جان جوکھوں کے مصائب اُٹھا کر اور نڈر ہو کر وحشیوں تک میں چلے جاتے ہیں۔ اگر ایک جگہ ایک پادری مر جاتا ہے تو سینکڑوں عیسائی اس کی جگہ لینے کے لئے آگے آ جاتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ آج تمام مادی وسائل اہلِ مغرب کو حاصل ہیں اس لئے روپیہ کے زور پر یہ سارا کام ہو رہا ہے لیکن یہ دیانت نہیں ہوگی۔ اگر ہم بعض عیسائیوں کی بہادری اور شجاعت کی داد نہ دیں۔ اس زمانہ میں سینکڑوں عیسائی ڈاکٹروں نے خدمتِ خلق کے لئے زندگیاں وقف کر رکھی ہیں۔ ہزاروں ایسے ہیں جو خواہ ایک آدمی کو بھی عیسائی بنانے میں کامیاب نہ ہوں مگر انہوں نے خدمتِ خلق میں اپنی عمریں بسر کر دی ہیں۔

ہم مسلمانوں کے نزدیک موجودہ عیسائیت بے شک حق نہیں ہے مگر عیسائیوں کے اعلیٰ کردار نے اس کو حق نما ضرور بنا دیا ہے۔ بیشک ان پادریوں میں ریاکار بھی ہوں گے اور ضرور ہیں جو محض روزینہ کے لئے کام کر رہے ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ان میں بظاہر کبھی غرور اور تملق نہیں دیکھا گیا۔ وہ اپنا کام کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ اسلامی ممالک میں خود مسلمانوں سے روپیہ کما کر عیسائیت کی تبلیغ میں خرچ کرتے ہیں۔ جہاں انہوں نے خیراتی ادارے قائم کئے ہوئے ہیں وہاں بڑے بڑے کاروباری ادارے بھی جگہ بہ جگہ جاری کر رکھے ہیں۔ خود پاکستان میں لاہور۔ کراچی اور کئی دوسرے مقامات پر ان کے تجارتی ادارے قائم ہیں۔ ہسپتالوں میں وہ مسلمانوں سے بڑی بڑی فیسیں وصول کرتے ہیں۔ کانونٹ سکولوں میں مسلمان اُمراء بڑی بڑی فیسیں ادا کر کے اپنے بچّوں کو تعلیم دلواتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں مسلمان صرف واویلہ کے سوا کچھ نہیں کرتے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ؎

اٹھایا بھی قدم یاروں نے راہ حبّ قومی میں
وہ بولا تو نہیں چلتا وہ بولا تو نہیں چلتا

یہی نہیں جو جماعت اشاعت و تبلیغِ اسلام کے نام سے اُٹھتی ہے وہ اکثر سیاست کے موجزن سمندر میں غرق ہو جاتی ہے۔ اور جو جماعت کچھ کام کرتی ہے اس پر کفر کے فتوے جڑ دئے جاتے ہیں۔

البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام حق ہے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں وعدہ فرمایا ہے :-

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

پھر اس کی تشریح میں حدیث رسول اللہ ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔

یعنی اللہ تعالےٰ ہر صدی کے سر پر مجدّد مبعوث کرتا رہے گا جو اسلام کے احیاء کے لئے کھڑے ہوتے رہیں گے۔

پھر آخری زمانہ میں ایک مہدی اور مسیح کے نزول کی بھی خوشخبری دی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ صرف اسلام کے ساتھ ہے کسی دوسرے دین کے ساتھ نہیں اس لئے ہم پُرامید ہیں کہ گو آج مسلمانوں پر نکبت و ادبار کا عالم چھایا ہوا ہے مگر اسلام مر نہیں سکتا اسلام پھر زندہ ہوگا اور انشاءاللہ ضرور ایسا ہی ہوگا۔

نغمہ خوانِ حُسنِ خوباں بھی ہمیں

نغمہ خوانِ حُسنِ خوباں بھی ہمیں
شہرِ خوباں میں پریشاں بھی ہمیں

دار کے تختے پہ ہم رونق فروز
وارثِ تختِ سلیماں بھی ہمیں

پُرسکوں مانندِ ساحل اپنا دل
شدّتِ گریہ سے طوفاں بھی ہمیں

گُم بیابانوں کی تنہائی میں ہم
رونقِ صحنِ گلستاں بھی ہمیں

آبروئے حلقۂ دانشوراں
اور جنوں میں چاک داماں بھی ہمیں

دیکھنے کو بے سروساماں بھی ہم
انتہائے ساز و ساماں بھی ہمیں

بے خبر ناہیدؔ اپنے آپ سے
ماورائے حدِ امکاں بھی ہمیں

(عبدالمنان ناہید)

ہمیشہ یاد رکھیئے

- احمدیت ایک رُوحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا۔
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس رُوحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے — اسے ہمیشہ یاد رکھیئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

وادئ قمران اور آثارِ مصر سے صحائف قدیمہ کا انکشاف

ڈاکٹر فرانسس پوٹر کی تازہ تحقیق

(از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور)

ڈاکٹر چارلس فرانسس پوٹر امریکہ کی ایک فاضل شخصیت ہیں۔ وہ بعض اہم کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی ایک تصنیف کا نام The Lost Years of Jesus Revealed ہے۔ اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بارہ سال سے ۲۰ کرتیس سال تک کی زندگی کہاں گزری؟ انجیل بعثت سے پہلے کے اس دور کے بارہ میں بالکل خاموش ہے۔ یہ ایک سرّ مکتوم ہے۔ فاضل مصنف نے ثابت کیا ہے کہ یہ عرصہ آپ نے وادئ قمران کے جامعہ میں گزارا ہے۔ یہاں یہودی صوفیاء کا مرکز تھا۔ تاریخ نے انہیں ایسینی کا نام دیا ہے۔ ان کا طریق یہ تھا کہ وہ دس بارہ سال کے بچوں کو اپنی کفالت میں لے لیتے ان کو تعلیم و تربیت کے مراحل سے گزار کر ایک خداپرست اور خداشناس انسان بنا کر معاشرے میں داخل کر دیتے۔ معاشرے میں اس قسم کے بیسیوں صفت انسان ایک نیک انقلاب کا باعث بن سکتے تھے۔ حضرت یحییٰ اور حضرت مسیح علیہما السلام دونوں ہمعصر اور رشتہ دار تھے۔ حضرت ذکریاہ کی وفات کے بعد یہ دونو بچے ایسینی صوفیا کی کفالت میں آ گئے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی زندگی کے ۱۸ سال ایسینی جامعہ میں گزارے۔ ڈاکٹر پوٹر کی تحقیق کی تائید اس خط سے بھی ہوتی ہے۔ جو واقعہ صلیب کے سات سال بعد یروشلم کے ایک ایسینی بزرگ نے سکندریہ میں اپنے ایک دوست کو لکھا جس کا انکشاف انیسویں صدی کے آخر میں ہوا۔ آج وہ شائع شدہ موجود ہے۔ علمائے مغرب اسے مستند نہیں سمجھتے۔ لیکن اس کی بیشتر باتیں درست ثابت ہو رہی ہے۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ میں ذکر یہ کر رہا تھا کہ ڈاکٹر پوٹر نے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے ۱۸ سالوں کا کھوج وادئ قمران کے غاروں میں لگایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انہی غاروں سے جو بیش بہا لٹریچر برآمد ہوا وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی نظر سے گزرا ہے۔ کیونکہ قرن اول میں وہ ایسینی لائبریری کا سرمایۂ افتخار تھا۔ حضرت مسیح اور یحییٰ علیہ السلام کے نصاب کی کتابیں وادئ قمران کے غاروں سے ملی ہیں۔ یہ علاقہ صحیح معنوں میں عیسائیت کا گہوارہ تھا۔

قمران یروشلم سے پندرہ میل کے فاصلہ پر بحر میّت کے ساحلی علاقہ کی ایک وادی کا نام ہے۔ یہ علاقہ پہلی صدی قبل مسیح اور قرن اول میں اخوت ایسینیہ کا مرکز تھا۔ اس فرقہ کا ایک مرکز مصر میں وادئ نیل میں بھی تھا۔ وہاں ان کا علم کلام یونانی فلسفہ کے امتزاج سے ایک نئی صورت اختیار کر گیا۔ مصر کا باطنی عیسائی فرقہ اپنے اصل کے لحاظ سے ایسینی علم کلام کا خوشہ چین تھا۔

یہ عجیب بات ہے (بلکہ تصرف الٰہی ہے) کہ دوسری جنگِ عظیم کے زلزلۃ الساعۃ کے اختتام پر زمین نے اپنے پوشیدہ اثقال باہر نکال دیئے۔ ۱۹۴۵ء[۱] میں ایک طرف وادئ قمران کے غاروں میں ایسینی لٹریچر کا انکشاف ہوا تو دوسری طرف اسی سال مصر کے آثار قدیمہ نے باطنی عیسائی فرقہ کے صحائف کو اچھال دیا۔ ان میں حضرت مسیح کے ۱۱۴ اقوال بھی شامل ہیں۔ جن میں سے بیشتر انجیل میں درج نہیں ہیں۔ گویا ایک طرف حضرت مسیح کے نصاب میں شامل کتابیں مل گئیں اور دوسری طرف آپ کے اقوال ابتدائی صورت میں منکشف ہو گئے۔ ان دونوں ذرائع سے استفادہ کرنے کے بعد فاضل مصنف نے ثابت کیا ہے کہ

۱۔ حضرت مسیح ایک بشر رسول تھے۔ اس سے کچھ زائد نہیں تھے۔

۲۔ الوہیت مسیح کے عقیدہ کا آپ کی اصل تعلیم سے کوئی تعلق نہیں۔

۳۔ تثلیث کے نام سے بھی آپ واقف نہیں تھے۔ یہ سب پود بعد میں آنے والے لوگوں کی لگائی ہوئی ہے۔

۴۔ اسلام نے حضرت مسیح کا جو اصل مقام پیش کیا ہے۔ خصوصاً آپ کے عقیدۂ توحید کی تائید میں یوماً فیوماً ایسے انکشافات ہو رہے ہیں۔ جن کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔

اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں فاضل مصنف نے باطنی فرقہ کے صحائف کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ وادئ قمران اور سرزمین نیل کے صحائف عیسائیت کے لئے ایک چیلنج ہیں اب ساری عیسائی دنیا دفاعی جنگ لڑ رہی ہے۔ ان صحائف کی اہمیت سے وہ کسی صورت انکار نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ کہہ کر لوگوں کو جھوٹی تسلی دے رہے ہیں۔ اور اس دو دھاری تلوار کی زد سے عیسائیت محفوظ ہے۔ حالانکہ عیسائیت قلع قمع ہو چکا ہے۔ عیسائی علماء کبوتر کی طرح آنکھیں کھولنے کا نام ہی نہیں لیتے۔

ڈاکٹر پوٹر کی اسی موضوع پر دوسری کتاب Did Jesus write this Book? کے نام سے حال ہی میں شائع ہوئی ہے اس کا پہلا ایڈیشن دسمبر ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا۔ میرے سامنے اس وقت اس کا تیسرا ایڈیشن ہے۔ جو کہ اگست ۱۹۶۷ء میں اشاعت پذیر ہوا۔ اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ وادئ قمران کے جامعہ میں حضرت مسیح علیہ السلام جو بائیبل پڑھتے تھے۔ اس میں صحیفہ حنوک بھی شامل تھا۔ بعد میں چرچ نے اس صحیفہ کو کچھ ایسے کالعدم کیا۔ کہ اس کا نام و نشان بھی نہیں ملتا تھا۔ ۱۵۰۰ سال کی گمشدگی کے بعد صحیفہ حنوک کا ایتھوپی ترجمہ ابی سینیا سے ملا۔ اب اس کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے صحیفۂ حنوک کا حوالہ انجیل میں بھی موجود ہے۔ خط یہودا میں اس صحیفہ کا اقتباس درج ہے۔ جس میں دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ایک عظیم تجلی کی بشارت ہے۔ اس صحیفہ کے بہت سے اوراق وادئ قمران کے غاروں سے بھی ملے ہیں۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ صحیفہ کتنا پرانا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے زیر مطالعہ یہ صحیفہ برابر رہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے بھائی یہودا نے اپنے ایک مکتوب میں اس کا حوالہ دیا ہے۔ یہ حوالہ نبی موعود کی بشارت پر مشتمل ہے پھر وادئ قمران کی کہف چہارم سے دس صحائف حنوک کے آرامی نسخے یا ان کے اوراق ملے ہیں۔ قرونِ اولیٰ کے آبائے کلیسیا کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابتداءً یہ صحیفہ نئے عہدنامہ میں شامل تھا۔ مقدس اگسٹن لکھتے ہیں۔ کہ اس کی تعلیم چونکہ ہمارے مذہب کی نہیں۔ اس لئے ہم نے اسے انجیل سے خارج کر دیا ہے۔

قرائن بتاتے ہیں کہ نجاشی کی لائبریری میں یہ صحیفہ موجود تھا۔ یہی وجہ ہے کہ سورۂ مریم سن کر اس نے عقیدۂ توحید کا اظہار کیا۔ اور جس تجلی کا وہ منتظر تھا۔ اس پر مخفی طور پر ایمان لے آیا۔ اس کی وفات کی خبر جب مدینہ منورہ میں پہنچی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ غائب بھی پڑھایا۔ آج اس صحیفہ کے تین نسخے اتھوپیا سے مل چکے ہیں

صحیفہ حنوک کے انکشاف کے بعد اسی طرز کا ایک اور صحیفہ ۱۸۹۲ء میں ملا۔ اس کا نام اسرار حنوک ہے۔ قرون اولیٰ میں یہ صحیفہ بھی چرچ کی تحویل میں تھا۔ بارہ سو سال سے گم تھا اب انیسویں صدی میں سربیا میں اس کا سلاوی ترجمہ دستیاب ہوا۔ یہ صحیفہ قرآن اول میں لکھا گیا کس نے لکھا؟ اس کی باتیں حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیمات اور اقوال سے حد درجہ مشابہ ہیں۔ بعض جگہ ہو بہو وہی ہیں۔ ڈاکٹر پوٹر کا وجدان یہ کہتا ہے۔ کہ ہو نہ ہو یہ صحیفہ یا اس کے بعض حصے حضرت مسیح علیہ السلام کی تصنیف ہیں۔ صاحب موصوف کی تازہ تصنیف اسی موضوع پر ہے۔ بہت دلچسپ کتاب ہے۔ اور حق تصنیف خوب ادا کیا ہے ان کی تحقیق فی الجملہ یہ ہے۔ کہ جن صحف سماوی کی حضرت مسیح علیہ السلام تلاوت کیا کرتے تھے یا جو آپ نے لکھا یا آپ کے اقوال اور تعلیمات کو لوگوں نے قلم بند کیا۔ ان "فردوس گم گشتہ" میں عقیدۂ توحید کے سوا ہمیں کچھ نظر نہیں آتا۔ موجودہ عیسائی عقائد بعد کی پیداوار ہیں حضرت علیہ السلام کی تعلیمات سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

اس کتاب کے ایک دلچسپ باب کا ذکر میں کئے دیتا ہوں۔ ڈاکٹر پوٹر نے

---

[۱] نئی تحقیق یہ ہے کہ وادئ قمران کے غار کا انکشاف ۱۹۴۷ء کی بجائے ۱۹۴۵ء میں ہوا تھا۔

امریکہ میں "کیا اسرار حنوک حضرت مسیح کی تصنیف ہے؟" کے موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ سوالات کے لئے یہ شرط تھی کہ سامعین جو پوچھنا چاہتے ہیں لکھ کر بھیجدیں۔ بعض سوال درج ذیل ہیں۔

۱۔ وادیٔ قمران کے صحائف کے پیشِ نظر بائیبل کے متن میں کس حد تک تبدیلیاں کرنی پڑیں گی۔ جیسا کہ آپ نے تقریر میں بتایا ہے کہ جب امریکہ سے بائیبل کا نیا ترمیمی ترجمہ شائع ہونے والا تھا۔ انہی دنوں وادیٔ قمران کے ایک غار سے یسعیاہ نبی کا ایک صحیفہ ملا۔ جب متن کا مقابلہ کیا گیا۔ تو بعض جگہ قمران کا متن قبول کیا گیا۔ اور ترجمہ میں ترمیم کر دی گئی۔

۲۔ کیا اس امر کا امکان ہے کہ صحف بائیبل کی سند پر ہمارا نظریہ یا ہمارا پرانا عقیدہ مذکورہ صحائف کی وجہ سے ہمیں تبدیل کرنا ہوگا

۳۔ میں ابتدائی عیسائیت اور اخوت الیسینہ کے تعلق کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں کیا آپ میری مدد کریں گے؟

۴۔ کیا اس امر کا کوئی حتمی ثبوت موجود ہے، کہ یوحنانبی اور مسیح دونوں نے اخوت الیسینہ میں نشوونما پائی۔ اور یہ کہ وہ ان سے شدید طور پر متاثر تھے۔

۵۔ یہ کیا بات ہے کہ بہت سے علمائے بائیبل کا خیال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہندوستان میں کچھ عرصہ تک رہے ہیں اور یہاں کے علماء سے انہوں نے استفادہ کیا ہے؟

فرانسس پوٹر نے یہ بھی لکھا ہے کہ بڑے بڑے فضلا یہ مانتے آئے ہیں کہ حضرت مسیح کا گہرا تعلق الیسینیوں سے تھا۔ صحائف قمران میں ایک نرستادہ حق کا ذکر ہے۔ جو کہ یہود کی طرف مبعوث ہوا۔ یہودیوں نے اسے موت کے غار میں دھکیل دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بچا لیا۔ پھر وہ ہجرت کر گیا۔ پوٹر کہتے ہیں کہ بعض علماء اس نظریہ کے ہیں۔ کہ اس سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔ گو پوٹر ان سے متفق نہیں ہیں۔ پوٹر کا رجحان ہے کہ حضرت مسیح صلیبی موت سے بچائے گئے۔ صلیبی زخموں کے لئے مرہم تیار ہوئی۔ پھر وہ اخوت الیسینہ کی پناہ میں کسی نامعلوم جگہ چلے گئے۔

یہ رجحانات بتاتے ہیں کہ احرار یورپ کے خیالات میں ایک انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ یہ انقلاب اس وقت ایک کونپل کی طرح نظر آتا ہے۔ وقت آتا ہے کہ یہی توحید کا درخت بن جائے گا۔ اور مفید پرندے لاکھوں کی تعداد میں اس پر بسیرا کریں گے۔ یہ خدائی تقدیر ہے جسے کوئی روک نہیں سکتا۔ میجائے دوران نے ان پرندوں کو دیکھا کہ آپ نے انہیں پکڑا ہے۔ یہ کشف ایک انقلاب روحانی کی صورت میں حقیقت ثابت کر دینا کے سامنے ہوگا۔ ذَالِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ۔

حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم

چوہدری محمد عبدالرشید صاحب آف لنڈن ابن چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم

(۲)

اس زمانہ میں جبکہ ہم جھنگ شہر میں احمدی دو بھائی تھے۔ ہم گرمیوں میں بھی نماز جمعہ مگھیانہ جاکر پڑھتے یکہ بھائی صاحب جمعہ پڑھاتے۔ گرمیوں میں جھنگ شہر سے تانگہ بھی نہ ملتا تھا۔ ایک روز ایسا ہوا کہ ہم جمعہ میں شرکت نہ کر سکے۔ چنانچہ تجویز ہوئی کہ ہم مسجد جھنگ شہر میں ہی جمعہ پڑھ لیں۔ جمعہ پڑھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دعا کا خط لکھا۔ کہ آج مجبوراً نماز جمعہ کی ابتدا جھنگ شہر کی مسجد میں کر چکے ہیں حضور دعا فرمائیں کہ جمعہ کی نماز تاقیامت جاری رہے۔ حضور نے دعا فرمائی اور ۱۹۱۳ء سے اس وقت تک کبھی ناغہ نہیں ہوا۔

۱۹۲۰ء میں مجھے گورنمنٹ ہائی سکول میں ملازمت ملی۔ مجھے اس وقت ۶۴ روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ چنانچہ پہلی تنخواہ سے میں نے اس مسجد کا پکا فرش لگوا دیا دل میں یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کی ہوئی چیز کا خدا بہت اجر دیتا ہے چنانچہ ۵ ماہ بعد میری تنخواہ کافی بڑھا دی گئی اور اندر ترقی بھی یکمشت مل گئی۔ الحمد للہ۔ پھر ۱۹۵۶ء میں مسجد کو کافی وسیع کر کے بنوانے کی خدا تعالیٰ نے توفیق دی۔ الحمد للہ

ملازمت سے ریٹائر ہونے کے ۸ سال بعد میں پنشن بل پر اپنے زندہ ہونے کے سرٹیفکیٹ لینے انسپکٹر صاحب شبیر بخاری سے ملا۔ تو آپ نے فرمایا صوبہ ڈویژن بھر میں جہاں میں جاتا ہوں آپ کی تعریف ہی سنتا ہوں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ میں نے کہا کام میں دیانتداری۔ آپ حیران ہو گئے اور مجھے ۱۶ر جنوری ۱۹۶۴ء کو حسنِ ملازمت کا سرٹیفکیٹ بھیجا۔

آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ قناعت اور دیانتداری کامیابی کا موجب ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق آپ اپنی نوٹ بک میں ایک واقعہ لکھتے ہیں جو کہ بہت ہی سبق آموز ہے۔

پیر شاہ جیونہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس ۱۹۵۷ء پر بندہ کو پیر مبارک علی شاہ رئیس شاہ جیونہ سابق وزیر پاکستان کی طرف سے شمولیت کی دعوت آئی۔ بندہ وہاں گیا۔ کھانے کے بعد مدرسین ڈسٹرکٹ بورڈ بھی اکٹھے ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے مجھ پر سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بہت بڑی عزت بخشی ہے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل کی کوئی حد نہیں جسے چاہتا ہے بخشتا ہے۔ باوجود میری کوتاہیوں اور کمزوریوں کے اس نے غریب نوازی فرمائی ہے۔ جس کا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن ایک سوال آپ حاضرین سے کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ مجھے بھی ضروریات زندگی سے ایسے ہی دوچار ہونا پڑا جیسے عام ملازمین کو۔ آپ میں سے کوئی بتلائے کہ اس نے ناجائز طور پر مجھے کبھی بھوسہ، گندم، گھی، نقدی، پھل، پھول بطور رشوت دیئے ہوں اور میں نے قبول کئے ہوں وہ سوچ میں پڑ گئے۔ ایک حاجی صاحب (جو وہاں کے رہنے والے تھے) بولے کہ میں ایک دفعہ انگوروں کا تحفہ آپ کے لئے لے گیا تھا۔ لیکن آپ نے شکریہ کر کے واپس دے دیا تھا۔ باقی سب چپ تھے۔ میں نے کہا کہ بس اپنی تنخواہ پر قناعت ہی میرے لئے خدا تعالیٰ کی رضا کا موجب بنی۔ جس کا میں شکر ادا کرتا ہوں آپ سے درخواست ہے کہ آپ بھی رضا الٰہی چاہتے ہیں۔ تو دیانت اور امانت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

ایک اور جگہ والد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شام کو حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے لڑکے الحاج مسعود احمد خورشید کے مکان پر خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں میری تقریر تھی۔ جس میں مخالفین جماعت کے لگائے ہوئے ۸۲ فتاوے کا ذکر ہوا۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کو جوش آگیا فرمانے لگے کہ آپ کی عمر فتووں کی تعداد کے مطابق ۸۲ سال ہوگی۔ انشاء اللہ

قبلہ و کعبہ پیارے ابا جان کی عمر قمری حساب ۸۱½ سال بنتی ہے۔

مرحوم ہر گھڑی جماعت کی بہتری برتری۔ دینی و اخلاقی ترقیات۔ اخلاص و مروت اور حسنِ اخلاص کے سلوک کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے تھے۔ کبھی بھی کسی کو آپ سے کوئی شکایت نہ تھی۔ قرآن پاک اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے نہ صرف عالم تھے۔ بلکہ اعلیٰ عامل بھی تھے ہمیشہ قرآن پاک کا درس صبح کی نماز کے وقت گھر میں خود دیتے۔ ہم سب بھائی بہنوں کو زیادہ سے زیادہ قرآن پاک اور حدیث کے یاد کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ آپ جماعت احمدیہ ملتان کے علاوہ جھنگ شہر میں بھی جماعت کے صدر رہے پھر لنڈن میں سکرٹری تعلیم و تربیت کے عہدہ پر تین سال فائز رہے۔ آپ کو تبلیغ کرنے اور خدا کی وحدانیت کے اونچا بلند کرنے کا (خاص طور پر انگلستان میں) بہت شوق تھا۔ فرماتے تھے کہ یہ میری غذا ہے تبلیغ کرتے وقت آپ کا چہرہ مبارک پرنور ہو جاتا تھا۔ اور تبلیغ اتنی موثر ہوتی تھی کہ لوگ نہایت ہی شوق سے سنتے تھے۔

آپ پاکیزہ دل۔ پاکیزہ کردار اور اہل صفا میں سے تھے۔ عاشقِ قرآن۔ جید عالم اور حافظ حدیث تھے۔ نیز آپ کشف و رویا اور مستجاب الدعوات تھے۔ آپ کی زندگی شفقت علیٰ خلق اللہ کی آئینہ دار تھی۔ خدمت اور فدائیت کا ایک مجسمہ تھے۔

دعا ہے کہ مولا کریم ہمارے پیارے شفیق باپ کو اپنے خاص الخاص فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام سے نوازے اور ہم سب کو ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے خدا بر تربتِ او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

شانِ خاتم الانبیاء صلعم
حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اور شان کیا تھی کا رڈ آنے پر مفت۔ پتہ صاف لکھیں
محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

وقارِ عمل ـــــ اپنے ہاتھ سے کام کرنا

از عزیز الرحمٰن صاحب خالد وکالت مال ربوہ

(قسط نمبر ۲)

ذات پات کی تمیز

چھوٹے اور بڑے طبقات کی لعنت دراصل ہندوانہ معاشرہ اور ماحول کا اثر ہے کیونکہ تقسیم ملک سے قبل مسلم و ہندو ایک ہی ملک کا باشندہ تھا اور عرصہ سے ہندو اکثریت مسلمانوں پر اثر انداز ہوتی رہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان اپنی روایات کو بھول گئے اور دیوی کے پجاری ہندو کی موہوم رسوم اپنا بیٹھے اور خدا کی دی ہوئی اکمل تعلیم کو بھول گیا کہ خدا کے نزدیک بلند مرتبہ اس کا ہے جو زیادہ متقی ہے۔

پس تحریک جدید سے مراد صرف تحریک جدید کا چندہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ اتنا اہم ہے جتنا کہ تحریک جدید کے مطالبات۔ بلکہ جماعت کے اس ادارہ کے قیام کی سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ ہم اپنا ماحول سادہ اور ستھرا قائم رکھیں اسراف سے بچیں کیونکہ فضول خرچ انسان شیطان کا ساتھی ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ۔ اسی طرح تحریک جدید کا منشاء یہ ہے کہ ہم ذات پات کی مکروہ تقسیم کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اسلامی روایات کو از سرنو تازہ کریں اور حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے نمونہ کو پھر سے قائم کریں۔ تاریخ میں آتا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ حسب معمول مدینہ کی گلیوں میں رات کے وقت گشت فرما رہے تھے تو ایک رات آپ کو ایک گھر سے بچوں کے بلبلانے کی آواز سنائی دی۔ آپ کے ساتھ آپ کا خادم بھی تھا۔ معلوم ہوا کہ ان بچوں کی والدہ نے ہنڈیا میں پانی ڈالکر چولہے پر رکھا ہوا ہے اور گھر میں خوردنی شے نہ ہونے کے باعث اس انتظار میں چولہے کے پاس بیٹھی تھی کہ تا بچے بھوکے ہی سو جائیں۔ جب حضرت امیر المومنینؓ کو علم ہوا تو آپ فوراً تشریف لے گئے اور آٹے کی ایک بوری اپنے کندھوں پر اٹھا کر لائے اور اس بڑھیا کے سپرد کی تاکہ بچوں کو کھانا پکا کے دے۔

یہ ہے وقارِ عمل کا جذبہ اور خدمتِ خلق کی روح جو صحابہ اور خلفاء میں حضور پرنور حضرت نبی کریمؐ کے نور انور سے منور تھی۔ کہ غلام باوجودیکہ ہمراہ تھا مگر اس ذمہ داری کو خود ادا کرنا اپنا فرض سمجھا۔

لمحہ فکریہ

جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کی عملی زندگی نے ہمیں یہ باور کرا دیا ہے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں برکت ہوتی ہے تو پھر آخر کیا وجہ ہے ہم اپنے آپ کو مسلمان کہنے کے باوجود ہاتھ سے کام کرنے کو کیوں باعث عار محسوس کرتے ہیں۔ یہ امر ہمارے لئے فکر کا باعث ہے۔ آؤ اور سنو کہ تحریک جدید اس عہد زریں کو پھر احیاء کرنا چاہتی ہے اور روحانی انقلاب جس کی بنیاد مامور زمانہ حضرت مسیح پاکؑ کی آمد باسعادت سے ہی پڑ چکی ہے۔ اب اس کی تمکنت کے سامان آ رہے ہیں۔ اگر ہم نے اپنے اندر روحانی انقلاب و خلوص پیدا نہ کیا تو ہم بہت بدنصیب ہونگے کہ خدا نے ایک نعمت عطا کی مگر ہم نے اس کی قدر نہ کی۔

تحریک جدید کا یہ مطالبہ اس امر کا متقاضی ہے کہ ہم اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں

"سولھواں مطالبہ یہ ہے کہ جماعت کے دوست اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ اکثر لوگ اپنے ہاتھ سے کام کرنا ذلت سمجھتے ہیں حالانکہ ذلت نہیں بلکہ عزت کی بات ہے۔ ذلت کے معنے تو یہ ہوتے کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ بعض کام ذلت کا موجب ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ہمارا کیا حق ہے کہ اپنے ہی بھائی سے کہیں کہ وہ فلاں کام کرے جسے ہم کرنا ذلت سمجھتے ہیں ہم میں سے ہر ایک کو اپنے ہاتھ سے کام کرنا چاہیئے"

خطبہ جمعہ

(فرمودہ ۳۰ر نومبر ۱۹۳۴ء)

ہاتھ سے کام نہ کرنے کے نقصانات

کسی قوم یا معاشرہ کے تنزل کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے سے کتراتا ہے۔ خصوصاً جب غربت کی حالت میں یہ مرض پیدا ہو جائے تو ہلاکت کی وادی تک لے جاتا ہے کیونکہ جتنے بھی دنیوی نگاہ میں ادنےٰ کام ہو رہے ہیں وہ غریب لوگ ہی سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً اگر موچی چمڑے کا کام نہ کرے تو عوام جوتے کہاں سے بنوائیں گے اگر حجام بال نہ سنوارے تو ہیئت انسانی کا اندازہ لگا لیجئے کہ کیا ہو گی۔ اگر مزدور مزدوری نہ کرے تو دولت امیر آدمی کا منہ چڑائے گی وغیرہ وغیرہ۔ بالآخر ساری قوم تباہی کے گڑھے میں جا گرے گی اچھے اچھے خاندانوں کا ستیاناس ہو جائے گا۔ غریب ہمیشہ غربت کے لباس میں نظر آئیں گے اور ان کی حالت ابتر ہو جائے گی ان کے ترقی کے راستے بند ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس مہیب خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعودؓ نے ایک دفعہ فرمایا کہ

"ہمارے نوجوانوں میں بہ نسبت اور امراض کے یہ مرض (ہاتھ سے کام نہ کرنا) زیادہ راسخ ہے۔ اپنے ہاتھ سے کام نہ کرنے کے نتیجہ میں اس وقت جتنے لوگ ہیں خواہ وہ بڑے ہیں یا چھوٹے سب میرے مخاطب ہیں۔ میں اپنی اولاد کو بھی مستثنیٰ نہیں کر سکتا۔ وہ بھی اسباب پر تو تیار ہو جائیں گے کہ سلسلہ کے لئے اپنی جانیں دیں۔ تبلیغ کے لئے غیر ملکوں میں نکل جائیں۔ لیکن اپنے ہاتھ سے کام کرنا انہیں دو بھر معلوم ہوگا۔ یہ محض عادت نہ ہونے کی وجہ سے ہے اگر ہم جماعت میں کام کرنے کی روح پیدا کر دیں تو جماعت کا ۲۵ فیصدی بوجھ اتر سکتا ہے اور جب وہ دنیا میں مفید کام کرنے لگ جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ مزید ۵۰ فیصدی کا بوجھ اتر سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۴ر جنوری ۱۹۳۶ء)

نظامِ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نظامِ دینِ محمدؐ ہے امن و صلح و سلام
عطا کیا ہے جسے حق نے زندگی میں دوام
اسی سے ذہنِ بشر میں ہے رفعتوں کی نمود
اسی سے سینۂ ہستی میں برکتوں کا قیام
یہی مدارِ کشش ہے دل و نظر کے لئے
یہ وہ جگہ ہے جہاں ایک ہیں خواص و عوام
جب ایک صف میں کھڑے ہو گئے خدا کے حضور
نہ کوئی "خاص" رہا۔ اور نہ کوئی "بندۂ عام"
اسی کے در کا سہارا نشیب ہو کہ فراز
اسی کی دل میں تمنا سجود ہو کہ قیام
بنا رہی ہے عبادت کی یہ حسین صورت
اسی اصول پہ قائم ہے زندگی کا نظام
جو دل میں وہ ہے تو ہر لمحہ ساغرِ پُرکیف!
جو لب پہ وہ ہے تو ہر شے سرور بادہ و جام!

عبدالسلام اختر ربوہ

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال

بابت ماہ وفا (جولائی) ۱۹۶۹ء

(۲)

نمبر شمار	نام	رقم
۴۴ -	عبدالقیوم صاحب ٹھیکیدار محبہ جہلم	۲۰-۰۰
۴۵ -	سید سعید احمد صاحب لاہور	۱۰-۰۰
۴۶ -	عزیزہ بشریٰ صاحبہ پورن نگر سیالکوٹ	۹-۲۵
۴۷ -	چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب ربوہ	۵-۰۰
۴۸ -	کریسنٹ کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ	۱۰-۰۰
۴۹ -	مقصود الحسن صاحب سی ایم کوئٹہ	۱۵-۰۰
۵۰ -	بیگم شاہنواز صاحب کراچی	۲۰-۰۰
۵۱ -	ملک بشیر احمد خان صاحب مبشر میڈیکو ملتان	۲۵-۰۰
۵۲ -	مرزا محمد اسمٰعیل صاحب چمن بلوچستان	۵-۰۰
۵۳ -	نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ احمد علی صاحب گڑھی شاہو	۱۰-۰۰
۵۴ -	حلیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اعجاز علی صاحب ”	۱۵-۰۰
۵۵ -	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ملتان شہر	۱۱-۰۰
۵۶ -	حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ	۶-۰۰
۵۷ -	صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ	۵-۰۰
۵۸ -	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ پشاور	۱۴-۰۰
۵۹ -	” ” ” کرشن نگر لاہور	۱۵-۰۰
۶۰ -	چوہدری رشید مبارک صاحب سمن آباد لاہور	۶-۰۰
۶۱ -	کیپٹن عبدالواحد صاحب ” ”	۲۲-۰۰
۶۲ -	اہلیہ صاحبہ مرزا جلیل احمد صاحب ” ”	۱۰-۰۰
۶۳ -	سید تفضل حسین شاہ صاحب ” ”	۱۰-۰۰
۶۴ -	مرزا خلیل احمد صاحب ” ”	۵۰-۰۰
۶۵ -	ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب ” ”	۶-۰۰
۶۶ -	ملک محمد انور خان صاحب لاہور چھاؤنی	۵-۰۰
۶۷ -	سیدہ تسیم سعید صاحبہ ” ”	۱۰-۰۰
۶۸ -	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ دہاڑی	۲۷-۰۰
۶۹ -	” ” ” ” مردان	۳۰-۵۰
۷۰ -	ڈاکٹر رفیق احمد صاحب چک $\frac{۱۶۹}{۷-R}$ بہاولنگر	۱۰-۰۰
۷۱ -	بیگم صاحبہ میجر منیر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۲۰-۰۰
۷۲ -	غلام فاطمہ صاحبہ والدہ ایم اے خادم صاحب اسلام آباد	۲۰-۰۰
۷۳ -	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ	۱۰-۰۰
۷۴ -	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر	۱۱-۵۰
۷۵ -	بلقیس الکبیق صاحبہ گجرات	۵-۰۰
۷۶ -	بیگم صاحبہ چوہدری دوست محمد صاحب مرحوم جڑانوالہ بذریعہ مولوی ابوالعطاء صاحب	۲۰-۰۰
۷۷ -	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ڈسکہ	۱۳-۰۰
۷۸ -	چوہدری نذیر احمد صاحب بہاولپور	۱۰-۰۰
۷۹ -	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ بانو کے کھگت	۹-۰۰
۸۰ -	رانا محمد منصف صاحب صدر مجلس ضلع سرگودہا از منور احمد صاحب	۴-۰۰
۸۱ -	ملک عبدالمجید صاحب ابن بابو عبدالرحیم صاحب نوشہرہ ککے زئیاں	۱۰۰-۰۰
۸۲ -	ایم اے رشید صاحب چوبرجی لاہور از والد صاحب شیخ فضل کریم صاحب مرحوم از ملتان بارک دعزد جل	۵-۰۰
۸۳ -	زینب النساء بیگم صاحبہ بذریعہ حسن محمد خان صاحب عارف ربوہ	۴-۰۰
۸۴ -	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ چکوال	۲۵-۰۰
۸۵ -	امة المتین صاحبہ دختر کرنل عطاء اللہ صاحب چک $\frac{۵۵}{۱۱L}$	۳۵-۰۰
۸۶ -	کرنل محمد یوسف صاحب مرحوم نیا محلہ جہلم	۵۰-۰۰

ہمارے طلباء و طالبات توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن طلباء اور طالبات کو میٹرک کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ ان کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید دلی مبارکباد عرض کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ آپ کی اس کامیابی کو آئندہ دینی و دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی یہ ہے کہ:-

”امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔“

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین و سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں ممالک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

۱ - ۲۹/۷/۶۹ کو ہمارے نانا جان محترم چوہدری گوہر علی صاحب آف چک ۵ ۱۲ گ ب وفات پا گئے۔ اس سے قبل اسی سال میرے خالو چوہدری محمود اختر صاحب جو سندھ حیدرآباد میں مقیم تھے۔ مورخہ ۲۵/۱/۱۹۶۹ کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ابھی ان کا غم بھی نہ بھولے تھے کہ میری خالہ زاد بہن مسعودہ شوکت مورخہ ۱۲/۳/۶۹ کو اس دار فانی سے رخصت فرما کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

یکے بعد دیگرے ان ہستیوں کی جدائی ہمارے لئے بہت صدمہ و غم کا موجب ہوئی احباب جماعت ان تمام جدا ہونے والوں کے حق میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

(نام احمد جاوید ولد چوہدری نذیر احمد صاحب نیجر سوڈا لیتی بہاولنگر)

۲ - خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ دس ماہ علیل رہ کر بتاریخ ۸ اگست ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۱۲ بجے رات وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

مرحومہ بہت نیک سادہ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ پر اپنے خاص فضل اور رحمت کی بارش نازل فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے آمین۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ملک سعید احمد ولد ملک محمد شفیع۔ بارک مرچنٹ بدین کینٹ)

نمبر شمار	نام	رقم
۸۷ -	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ کھنا	۵-۰۰
۸۸ -	” ” ” محمد نگر لاہور	۵-۰۰
۸۹ -	ملک انور صاحب منجانب والدہ صاحبہ لاہور چھاؤنی	۵-۰۰
۹۰ -	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سردار علی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۵-۰۰
۹۱ -	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ دارالرحمت شرقی ربوہ	۵-۰۰
۹۲ -	عبدالعزیز صاحب خالد چک $\frac{۲۷}{A}$ کا چیلو	۵-۰۰
۹۳ -	سلیمہ بیگم صاحبہ کالا گجراں ضلع جہلم	۱۰-۰۰
۹۴ -	بشریٰ بیگم صاحبہ معجا کا بھٹیاں	۵-۰۰
۹۵ -	رضیہ سمیع صاحبہ پرانی انارکلی لاہور	۱۵-۰۰
۹۶ -	عبدالسمیع صاحب قریشی ” ”	۵-۰۰
۹۷ -	ڈاکٹر طیبہ عزیز صاحبہ ” ”	۲۰-۰۰
۹۸ -	چوہدری عابد علی صاحب ” ”	۱۹-۰۰

(باقی)

مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ (انبیاء)

(کے)

پورا ہونے کی شہادت میں تین حوالے

منقول از "سفر حجاز" مصنفہ عبدالماجد صاحب دریا بادی مطبوعہ ۱۹۳۱ء)

۱۔ آج یہ مہیب اور لق و دق سمندر اور کرہ ارض کے سارے معلوم سمندر "یاجوج" ہی کے قبضہ میں ہیں وہ جسے چاہے اس میں جہاز اور کشتی چلانے کی اجازت دے اور جب اور جس کو چاہے اللہ کی کاریگری کے اس نادر نمونہ سے فائدہ اٹھانے سے روک دے۔ خلق خدا کی ہو تو ہو لیکن سمندر اور سمندروں کے بندرگاہ جہاز اور ان کے پھریرے، محکمہ بحری (ایڈمرالیٹی) اور خداوندان بحر (SEA LORDS) تارپیڈو اور ڈیڈ نائٹ کروزر اور ڈسٹرائر آج ہانکے پکارے کہہ رہے ہیں۔ کہ امر اور حکم (نعوذ باللہ) یاجوج اور ماجوج کا ہے ـــــ پھر اگر ایسے حال میں آپ کسی سچے کا قول سنتے ہیں کہ یاجوج و ماجوج سمندر کا پانی پی جائیں گے۔ تو آپ اس پیشگوئی کے پورے ہونے میں زمانہ مستقبل کا کیوں انتظار کرنے لگتے ہیں؟" (ص۴۵)

۲۔ "ایک روز یہ سارا بحر اعظم۔ یہ سارا لق و دق سمندر موجیں مارتے ہوئے پانی کی بجائے آگ کے لپکتے ہوئے شعلوں اور دھوئیں کے تیرہ و تار بادلوں میں تبدیل ہو کر رہے گا۔ یہ وہ دن ہوگا جب یاجوج اپنے مایہ ناز جنگی جہازوں، اور آبدوز کشتیوں، اپنے تیل کے چشموں اور اپنے پٹرول کے خزانوں کی بھڑکائی ہوئی آگ کے شعلوں سے لنکا کے راون کی طرح خود ہی جل رہا ہوگا اور جب اس کی حرص و ہوس، اس کی ملک گیری اور زر پرستی، اس کی قیصریت (امپریل ازم) اور کیپٹل ازم (سرمایہ داری) کے انگارے سمندر میں آگ لگا لگا کر خود اسی مادی دنیا میں اسے دوزخ کا نمونہ دکھا رہے ہوں گے۔" (ص۴۶)

۳۔ "آج وقت نجدی و حجازی کی آویزش کا۔ حنفی و حنبلی کی جنگ کا اہل سنت و اہل بدعت کی کارزار کا نہیں۔ وقت تو اس کا ہے کہ یہ سب مل کر یاجوج کی اس بے گنتی اور بے تعداد لشکر سے مقابلہ کریں۔ جو بے شمار ناموں اور نشانوں کے ساتھ بے حساب اسلحوں اور نقابوں کے ساتھ ہر سمت اور ہر جہت سے ہر پہلو اور ہر گوشہ سے مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ اللہ کے دین پر، رسول کی شریعت پر، اسلام کے پیام پر حملہ آور ہو رہا ہے اور جس کی زد سے نہ ہندوستان محفوظ ہے نہ نجد اور نہ مرکز اسلام کے وہ مقدس و محترم مقامات ـــــ نام لکھنے کی جرأت قلم کہاں سے لائے" ص۶۱

"یہاں تو مسجد نبوی کے ہر ہر ستون اور ہر ہر محراب سے ایک ایک در اور ایک ایک دیوار سے۔ قبا کی ایک ایک اینٹ سے بقیع کے ذرہ ذرہ سے شہر مدینہ کے چپہ چپہ سے ایک ہی پکار سنائی دی اور وہ پکار

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ

کی تھی! ہر جگہ ایک ہی جلوہ دکھائی دیا۔ اور وہ جلوہ دین کی

تقاضائے نصرت کا تھا، آج اللہ کی بجائے یاجوج کی الوہیت اور الوہیت کا کلمہ ہر جگہ پڑھا جانے لگا ہے .... اب اللہ کے ہاں سے پکار ہے تو یہ ہے اور محمد کے دربار سے طلب ہے تو اس کی کہ کچھ اللہ کے بندے اور محمدؐ کے امتی اٹھیں اور دین کی غیرت سے مست و دیوانے ہو کر دوستوں اور عزیزوں سے بیگانے ہو کر یاجوج کے لشکر کے مقابلہ میں صف بستہ ہو کر

كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ

باہر نکلیں اور اس ماری ہوئی لڑائی میں حق کا علم بلند کر کے اپنے سر اور اپنی جانیں نذر کر دیں"

(مرسلہ قمر علوی سائیکل سیاح از نو میر پور آزاد کشمیر)

دانت مت نکلوائیں

انٹی پائیوریا سے میرا لاعلاج دانت درد اور مسوڑھوں کا پھولنا بالکل ختم ہو گیا حالانکہ ڈینٹل سپیشلسٹ دانت نکلوا دینے کا مشورہ دیا
(مکرم محمد حنیف صاحب کرشن نگر لاہور)

دانت درد پر فوری قابو پانے کے لئے ٹوتھ کیور ۱
قیمت ۱/۰

میں دانتوں کے گھن میں مبتلا ہو گیا انٹی کیریز کے استعمال سے دانت کیریز کے اثر سے بالکل صاف ہو گئے۔
(مکرم ایم اے علیم صاحب ایڈووکیٹ لاہور)

کیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور ڈاکٹر راجہ ہومیو میڈیکل کمپنی گولبازار ربوہ

ضرورت ہے

نیویارک (امریکہ) میں مقیم احمدی گھرانے کے لئے خادمہ کی ضرورت ہے امور خانہ داری سے واقف کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ پانچ صد روپیہ ماہوار ہوگی۔ کرایہ نیویارک تک دیا جاوے گا۔ خواہشمند امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔

(احمد مصطفےٰ۔ مصطفیٰ پارک اوکاڑہ)

درخواست ہائے دُعا

میرا لڑکا مسیح اللہ حکمانہ پریشانی میں مبتلا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اس کی نجات کے سامان پیدا کر دے آمین۔

(خاکسار ابو المبارک محمد عبد اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پسرور)

۲۔ عزیزم محمد احمد قمر کا بی کام فائنل کا امتحان ۲ ستمبر ۶۹ء سے شروع ہو رہا ہے۔ عزیزم کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب کرام کی خدمت درخواست دعا کرتا ہوں۔ (شوکت حسین شاد۔ ہیڈ کلرک سینٹرل مکینیکل ڈویژن جام شورو)

۳۔ میرے بھائی مکرم سردار لطیف احمد صاحب بی ایس سی کا امتحان دے رہے ہیں ان کی نمایاں کامیابی کے لئے جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے

(امۃ الحمید بنت سردار بشیر احمد صاحب لاہور)

موسم باراں اور درخت کاری!

موسم باراں کے یہ ایام شجر کاری کے لئے خصوصیت سے موزوں ایام ہیں۔ لہٰذا جملہ زعماء کرام انصار اللہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ایک معین پروگرام بنا کر یہ خدمت سر انجام دینے کی سعی فرمائیں تا کہ زیادہ سے زیادہ خوشکن نتائج برآمد ہوں۔

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر الفضل روزنامہ ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں

دین کی معرفت حاصل کرنے کیلئے جن امور کا علم ضروری ہے

انہیں اسلام نے ہر لحاظ سے مکمل اور بہترین طور پر پیش کیا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الکوثر کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ" میں اٰیٰتِکَ سے دو طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔ (۱) ان عقلی امور کی طرف جو خدا تعالیٰ کی طرف یا اس کی صفات کی طرف راہنمائی کرنے والے ہیں (۲) ان معجزات کی طرف جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے پاک بندوں کی شان نمایاں کرنے کے لئے ظاہر ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ دونوں چیزیں اس آیت میں شامل ہیں۔ یعنی وہ دلائل عقلیہ جو خدا تعالیٰ کی معرفت عطا کرتے ہیں وہ بھی اس میں شامل ہیں۔ اور وہ معجزات و نشانات جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتے ہیں وہ بھی اس میں شامل ہیں۔

دین کی معرفت کے لئے مندرجہ ذیل اہم امور کا علم ضروری ہے:۔

۱۔ ثبوت ہستی باری تعالیٰ۔ جب مذہب کی بنیاد ہی اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے تو ہر مذہب کا فرض ہے کہ وہ ایسے ثبوت دے جن سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر انسان کا یقین بڑھے یعنی یہ بتایا جائے کہ کیا خدا موجود ہے؟ اور اگر ہے تو اس کے وجود کے دلائل کیا ہیں؟

۲۔ اس کی صفات کی صحیح تشریح اور ان کا باہمی تعاون۔ اگر صرف یہ کہہ دیا جائے کہ خدا تعالیٰ کے اندر مختلف صفات پائی جاتی ہیں تو اس سے انسان کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ کہ خدا تعالیٰ کیا کیا صفات رکھتا ہے اور ان کا ثبوت کیا ہے یہ اور چیز ہے اور مذہب کا فرض ہے کہ وہ اس پہلو پر بھی روشنی ڈالے۔

(۳) ملائکہ (۴) انبیاء (۵) قضا و قدر (۶) بعث بعد الموت۔

اگر صفاتِ الٰہیہ کو شق کے طور پر لیں تو یہ پانچ چیزیں بن جاتی ہیں اور اگر علیحدہ لیا جائے تو یہ چھ چیزیں بن جاتی ہیں بہرحال بڑی بڑی باتیں یہی ہیں ان امور کے متعلق جو تعلیم اسلام میں پائی جاتی ہے وہ کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی اور یہ اسلام کو دوسرے مذاہب پر ایک نمایاں فوقیت حاصل ہے۔

سب سے پہلی اور بڑی چیز ہستی باری تعالیٰ ہے اس کے متعلق میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ دوسری کتابوں میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں، مذہب کی بنیاد ہی خدا تعالیٰ پر ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا ذکر ہی کسی مذہب میں نہ ہو تو وہ مذہب قائم نہیں رہ سکتا۔ بائیبل، ژند، اوستا اور وید وغیرہ کتابوں کو اگر ہم الہامی کتب تسلیم کرتے ہیں تو یہ لازمی بات ہے کہ ان میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہو۔ پس یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ دوسری مذہبی کتب میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ آیا انہوں نے خدا تعالیٰ کی ہستی کے دلائل بھی پیش کئے ہیں یا نہیں۔ ورنہ محض خدا تعالیٰ کا نام لے دینے سے لوگوں کو یقین نہیں آ سکتا کہ خدا تعالیٰ فی الواقعہ موجود بھی ہے اور اس میں کئی قسم کی صفات بھی پائی جاتی ہیں اس کے لئے مختلف دلائل کی ضرورت ہوتی ہے جن کا مہیا کرنا خود الہامی کتاب کے ذریعہ ہوتا ہے مگر ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت سوائے قرآن کریم کے اور کسی الہامی کتاب نے پیش نہیں کئے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کسی ہندو سے پوچھو تو وہ بھی خدا تعالیٰ کے وجود کی دلیلیں دے گا عیسائی سے پوچھو تو وہ بھی خدا تعالیٰ کے وجود کا کچھ نہ کچھ ثبوت دے گا مگر سوال یہ ہے کہ وہ دلیلیں آیا ان کی الہامی کتب کی ہیں۔ وہ صاف کہہ دیں گے کہ یہ دلائل ہماری کتاب نے تو نہیں دیئے ہم خود پیش کر رہے ہیں گویا ان کا اپنے پاس سے ان امور کے دلائل دینا ثابت کرتا ہے کہ ان کے بزرگوں نے خدا تعالیٰ کو کوڑ دیا ہے نہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے ان کو کوڑ دیا ہے لیکن قرآن کریم جب بھی کوئی بات پیش کرتا ہے ساتھ ہی اس کے دلائل بھی دیتا ہے یہ ایک بہت بڑا فرق ہے جو قرآن کریم اور دوسری کتب میں ہے۔ قرآن کریم صرف خدا تعالیٰ کے وجود کو ہی پیش نہیں کرتا بلکہ بنی نوع انسان کو اس کی ہستی کے دلائل بھی دیتا ہے اور ایسے ثبوت پیش کرتا ہے جن کا انکار کوئی سلیم الفطرت انسان نہیں کر سکتا۔ لیکن دوسری کتب میں ہستی باری تعالیٰ پر کوئی دلیل نہیں ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ کوثر صفحہ ۳۹۰-۹۱)

قافلہ قادیان میں شامل ہونے والے احباب توجہ فرمائیں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر پاکستان سے قافلہ جائے گا قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح ۱۳۴۸ ہش (دسمبر ۱۹۶۹ء) بروز جمعرات جمعہ ہفتہ مقرر ہوئی ہیں۔ قافلہ کی روانگی ربوہ سے ۱۵ر فتح (دسمبر) براستہ گنڈا سنگھ حسینی والا ہوگی جو ۱۶ر تاریخ کو قادیان پہنچے گا اور وہاں سے واپسی ۲۱ر کی شام کو اسی راستہ سے ہوگی جو ۲۲ر تاریخ کو بارڈر عبور کرے گا۔

جو اصحاب قافلہ قادیان میں شامل ہونے کا پختہ ارادہ رکھتے ہیں وہ نظارت خدمت درویشاں کے مطبوعہ فارم پر اپنے ضروری کوائف کے ساتھ درخواست بھجوا دیں۔ درج ذیل ضروری امور کو ملحوظ رکھا جائے۔

۱۔ درخواست دہندہ کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہو اور وہ ان تاریخوں میں انڈیا کے سفر کے لئے کام بھی آ سکتا ہو یا وہ خود پاسپورٹ جلد بنوا سکتے ہوں۔

۲۔ ایسے اصحاب جن کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ تو موجود ہے مگر اس میں انڈیا درج نہیں ہے وہ اس میں انڈیا درج کروالیں

۳۔ مستورات قافلہ میں نہیں جا سکیں گی۔

۴ صرف وہی درخواستیں زیر غور لائی جائیں گی جو مطبوعہ فارم پر موصول ہوں گی اور ان پر صدر یا امیر جماعت کی تصدیق درج ہوگی۔

۵۔ پاسپورٹ سائز فوٹو کی ایک کاپی ساتھ لگائی جانی ضروری ہوگی۔

۶ درخواستیں ۳۰ر تبوک ۱۳۴۸ ہش (۳۰ر ستمبر ۱۹۶۹ء) تک بہر صورت نظارت خدمت درویشاں میں پہنچ جانی ضروری ہیں قافلہ میں جو اصحاب منتخب ہو جائیں گے اور ان کے پاس پاسپورٹ موجود نہ ہوگا تو نظارت ہذا ان کے پاسپورٹ بنوانے میں امداد کرے گی یا جن اصحاب کے انٹرنیشنل پاسپورٹ میں انڈیا درج نہ ہوگا اس میں انڈیا کا اندراج کروا دے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ناظر خدمت درویشاں)

درخواست دعا

میرے خالو جان مکرم ناصر احمد صاحب قریشی (ابن محمد شمس الدین صاحب بھاگل پوری مرحوم) ڈویژنل انجنیئر ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ ۱۸ر اگست کو محکمہ کی طرف سے اعلیٰ تربیت حاصل کرنے کے لئے کراچی سے کینیڈا روانہ ہو رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ پر ان کا حافظ و ناصر ہو اور وہ بخیریت اور کامیابی کے ساتھ واپس آئیں۔ آمین۔

(لئیق احمد خورشید ربوہ)

ضروری اعلان

ربوہ کے تمام وہ پرائیویٹ امیدوار (طلبہ و طالبات) جو کسی بھی مضمون میں امسال پنجاب یونیورسٹی کے ایم اے کے امتحان میں شرکت کر رہے ہیں براہ کرم اس اعلان کو پڑھتے ہی فوری طور پر خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔ امسال ربوہ بھی تمام مضامین کے لئے سنٹر مقرر کیا گیا ہے۔

بشارت الرحمن
قائم مقام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

دعائے مغفرت

میرے بھانجے عزیزم مرزا سلطان بیگ صاحب ابن مرزا عمر بیگ صاحب مرحوم آف قادیان جو مرزا عبدالحمید صاحب ربوہ کے داماد تھے۔ ۱ر اگست کو لندن میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین مقام عطا فرمائے ان کے بیوی بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ (مرزا عبدالعزیز محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴